



سوال

(345) سجدہ تلاوت نماز میں واجب ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا سجدہ سو نمازیں واجب اور مسنون عمل رہ جانے کی صورت میں لازم آتا ہے یا صرف واجب عمل کے رہ جانے پر؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آدمی اگر نماز میں کوئی واجب مستحب عمل بھول گیا ہو تو سجدہ سو واجب ہوتا ہے۔ اس بارے میں امام ابن قدام رحمہ اللہ نے جو یقینی موقف اختیار کرتے ہوئے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے جو سنن ابی داؤد میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر سو کے لیے سلام کے بعد سجدہ ہے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، ابواب التشهد فی الصلاة، باب من نسی ان یتشہد وهو جالس، حدیث: 1038 و مسند احمد بن حنبل: 280/5، حدیث: 22470) لیکن آپ ”سلام کے بعد“ کے الفاظ سے صرف نظریہ کیونکہ سجدہ سو کے لیے مقام و موقع کی احادیث کئی طرح سے ہیں، اور راجح یہ ہے کہ ہر حدیث جس موقع کے لیے وارد ہے اسی طرح سے اس پر عمل کیا جائے (یعنی جس بھول پر سجدہ سلام سے پہلے کیا، وہاں پہلے کیا جائے اور جس میں سلام کے بعد، وہاں سلام کے بعد)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں بھول گئے تو آپ نے سلام کے بعد سجدے کیے۔ اور اگر بھول اس طرح کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے نہ بھولے تھے، تو آپ کو دونوں اختیار ہیں کہ خواہ سلام سے پہلے سجدہ کر لیں یا سلام کے بعد۔ لیکن اگر مقتدی اپنے امام کے پیچھے کچھ بھول جائے تو جمہور علماء کہتے ہیں کہ امام اس کا متحمل ہوتا ہے (یعنی مقتدی کو سجدے کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی)، لیکن امام صنعانی کے کہنے کے مطابق جیسے کہ انہوں نے بلوغ المرام کی شرح سبل السلام میں لکھا ہے ایک گروہ علماء کا خیال ہے کہ مقتدی کو سہو کی صورت میں سجدے کرنے ہوں گے۔ اور یہ امام ابو جہد بن حزم اور کچھ شافعی علماء کا مذہب ہے اور یہ امام نووی نے المجموع میں بھی لکھا ہے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولنے والے کو دو سجدے کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو بقول ان کے جو یہ کہتا ہے کہ امام مقتدی کی بھول کا متحمل ہو جاتا ہے، اس کی دلیل پیش کرے۔ لہذا مقتدی جو کچھ بھول گیا ہو اسے چاہئے کہ امام کا انتظار کرے حتیٰ کہ جب وہ سلام پھیر لے تو یہ مقتدی اپنے سہو کے سجدے کر لے۔

جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ امام اپنے مقتدی کی بھول کا متحمل ہو جاتا ہے خواہ نماز سری ہو یا جہری، اور ان کی دلیل وہ حدیث ہے جسے عام محدثین نے کمزور کہا ہے، کیونکہ یہ عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے مرسل ہے، یعنی:

(من کان لہ نماز فقرأ اللہ فیہ لہ قراءۃ) (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة ولسنتہ فیہا، باب اذا قرأ الامام فانصتوا، حدیث: 850 و مسند احمد بن حنبل: 3/339 حدیث: 14684)

